© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تصریحات

عالم عرب اس وقت جن حالات سے دوچار ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ اردن میں خانہ جنگی کی جو صورت پیدا ہوئی یا کر دی گئی ہے سنجانے ان سطور کے قارئین تک پہنچتے پہنچتے وہ کونسا رخ اختیار کرے یا اس کے کیا نتائج برآمد ہو چکے ہوں۔

آج کی خبریں آنے تک دس ہزار سے زیادہ افراد اس خانہ جنگی کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں اور نامعلوم ان کی حقیقی تعداد اس سے کتنی زیادہ ہے اور کون جانے کہ اختتامِ جنگ تک اور کتنے بے گناہ اور گناہ گار اس کا لقمہ بن جاتے ہیں۔

ان خبروں کو سن کر اور پڑھ کر ہر وہ شخص مضطرب اور بے چین ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا جو اپنے دل میں اسلام اور اُمّتِ مسلمہ کے لیے ذرا بھی ہمدردی اور محبت کے جذبات رکھتا ہے اور خصوصاً پاکستان کے مسلمان اس پر جس قدر بھی رنج و غم کا اظہار کریں کم ہے کہ دنیائے اسلام کے تمام مسلمانوں کی محبت اور خیر خواہی سے ان کے دل لبریز اور ان کے سینے معمور ہیں اور ابھی تک انہوں نے ان زخموں اور ان کی ٹیسوں کو فراموش نہیں کیا جو ۶۷ء میں اسرائیلی لٹیروں کے ہاتھوں عربوں کو لگے اور جس کے نتیجہ میں مصر صحرائے سینا، شام گولان کی پہاڑیوں اور اردن غربِ اردن کے بہت سے زرخیز علاقوں اور عالم اسلام قبلۂ اول سے محروم ہو چکا ہے۔

ایسے عالم میں پاکستان کے مسلمان اس دن کے انتظار میں تھے جب عرب مسلمان اپنی ماضی کی غلطیوں کی اصلاح اور باہم آویزشوں سے کنارہ کشی کرتے ہوئے اپنے سب سے بڑے دشمن سے آخری معرکہ، معرکۂ عز و شرف کے لیے تیار ہوں گے اور متحدہ طور پر نہ صرف اپنے مغصوبہ علاقوں کو واگزار کروالیں گے بلکہ ان کے قدموں کی چاپ تل ابیب کے دروازوں پر سنی جا رہی ہوگی اور پاکستان کے مسلمان اس بات کو اپنے لیے باعث فخر سمجھیں گے کہ ارضِ فلسطین کی آزادی کے لیے ان کے بیٹے اور بھائی بھی عرب مجاہدوں اور غازیوں کے ہم رکاب تھے لیکن وائے افسوس کہ اردن کی خانہ جنگی نے ان تمام آرزوؤں کو خاک میں ملا دیا کہ وہی قوت جو دشمن کے استیصال کا ذریعہ اور سبب بن سکتی تھی اپنوں ہی پر برق بن کر گری اور اپنے ہی گھروں کو خاکستر بنا کر رکھ گئی۔

© rasailojaraid:com

© rasailojaraid.com

ہمیں یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ اگر اسی تندی و تیزی اور جانفروشی کے ساتھ مشترک دشمن کا مقابلہ کیا جاتا تو بیت المقدس، گولان کے بلند و بالا عسکری اہمیت کے مراکز اور صحرائے سینا اتنی آسانی سے عربوں کے ہاتھوں سے نہ نکلتے اور ان پر اسرائیلیوں کا قبضہ ہو جاتا

آج اخبارات میں یہ پڑھ کر تعجب ہوتا ہے کہ عربوں کی آتش فشاں توپوں اور راکٹوں نے اربد کے ہر گھر کو ملبہ کا ڈھیر اور رمثہ کی ہر دیوار کو پیوند خاک اور عمان کی ہر عمارت کو زمین بوس کر دیا ہے۔ نہ جانے یہودی دشمن کے مقابلہ میں ان کی تیزی اور شعلہ افشانی کہاں گئی تھی؟ ہم اس تلخ نوائی کی معافی چاہتے ہیں کہ اپنوں کے خلاف اپنے بھائیوں کا گلا کاٹنے کے لیے تو جنگ بندی قبول نہیں کی جاتی ۴۸ء میں اور ۶۷ء میں دشمن کے خلاف جنگ بندی کو کیسے قبول کر لیا گیا تھا؟

اس لحاظ سے کہ ہم مشرق وسطیٰ کی سیاست کا تھوڑا بہت علم رکھتے ہیں ہمیں یہ بات کہنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں کہ اردن کی خانہ جنگی باقاعدہ ایک سازش کا نتیجہ ہے اور یہ لاوا یونہی نہیں پھٹ پڑا بلکہ اسے مدتوں پکایا گیا ہے اور اس کے لیے مواد فراہم کیا گیا ہے۔

اور ہم برملا اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ جارج حبش بین الاقوامی عیسائیت کا گماشتہ اور ایجنٹ ہے اور انہیں کی انگیخت اور ترغیب پر وہ فلسطینی اور اردنی مسلمانوں کو آپس میں لڑا کر اور ایک دوسرے سے ان کی گردنیں کٹوا کر عیسائیت کے اس مشن کی تکمیل چاہتا ہے کہ عیسیٰؑ کے مولد و منشا کو مسلمانوں سے پاک کر کے اسے نئے سرے سے ارض عیسائیت بنائے اور ان چرکوں کا انتقام لے جو عیسائیت نامور مسلمان مجاہد صلاح الدین ایوبیؒ کے ہاتھوں لگے تھے اور جس کے نتیجہ میں اردن و بیت المقدس کی سرزمین صدیوں تک مسلمانوں کا وطن اور جولانگاہ بنی رہی۔

یہی وجہ ہے کہ فلسطینی اور اردنی مسلمانوں میں اس سے چند ماہ قبل جون میں جو جھڑپیں ہوئی تھیں ان کے بارہ میں عالم عرب کے تقریباً تمام محب عرب مسلمان جرائد و مجلات نے واشگاف الفاظ میں یہ لکھا تھا کہ:

”مسلمانوں کی سرزمین پر مسلمانوں کے ہاتھوں مسلمانوں کی گردنیں کٹوانے میں فلسطینی عیسائی جارج حبش کا واضح ہاتھ ہے۔ اس لیے کہ اس سے ایک طرف تو وہ فلسطینیوں کی طاقت اردن کے ہاتھوں ختم کروا کے فلسطین (اسرائیل) پر یہودیوں کے قبضہ کو مستحکم کرنا چاہتا ہے اور دوسری طرف اردنی مسلمانوں کا زور توڑ کر اسے عیسائی سلطنت میں تبدیل کرنا چاہتا ہے۔“

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شاید کم لوگوں کو یہ علم ہو کہ بیت المقدس کو اردن سے چھیننے کا منصوبہ سب سے پہلے ویٹیکن کے تخت پر متمکن پاپائے روم نے بنایا تھا جبکہ اس نے بیت المقدس کو اس کے تقدس کے نام پر بین الاقوامی شہر بنانے کا مطالبہ کیا تھا اور پھر اسی ویٹیکن میں عیسائیوں کے انیس سو سالہ پرانے عقیدہ کے بالکل برعکس یہودیوں کو عیسیٰ ابن مریم کے قتل اور سولی پر چڑھانے کے الزام سے بری قرار دیا گیا تھا اور پھر بیت المقدس پر یہودی قبضہ کے فوراً بعد پوپ پال سمیت بین الاقوامی عیسائیت نے والئی اردن شاہ حسین پر زور ڈالا تھا کہ اگر وہ بیت المقدس کے مطالبہ سے دستبردار ہو جائیں اور اسے بین الاقوامی شہر بنانے پر آمادہ ہو جائیں تو بیت المقدس کو یہودیوں کے قبضہ سے نجات دلوائی جا سکتی ہے بالکل اسی طرح جس طرح روس اور امریکہ ہندوستانی فوجوں کا لاہور پر قبضہ کروا کے پاکستان سے کشمیر سے دستبرداری کی دستاویز پر دستخط کروانا چاہتے تھے۔

اور آج شاہ حسین کو اسی انکار کی پاداش میں جارج حبش کے ذریعہ سزا دی اور دلوائی جا رہی ہے۔

رہی جارج حبش کی اشتراکیت تو یہ صرف ان مقاصد کے حصول کے لیے عربوں کو بے وقوف بنانے کی ایک کھلی ہوئی سازش اور چال ہے کیونکہ عرب عیسائیت کے نام پر اتنی جلدی اپنے بھائیوں کا گلا کاٹنے اور اسلام سے برگشتہ ہونے پر تیار نہیں ہو سکتے جتنی جلدی وہ کمیونزم کے نام پر اپنے گھر کو جلانے اور اپنی آزادی سے محرومی پر آمادہ ہو سکتے ہیں (اور کچھ اسی طرح کا سانگ پاکستان میں بھی رچایا جا چکا ہے۔)

ہم نہیں جانتے کہ ہمارے اردن میں باہم برسرپیکار بھائی اتنی واضح اور موٹی بات کو کیوں سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے، جبکہ یہ بات اب کوئی ڈھکی چھپی بھی نہیں رہی اور خود عالم عرب میں بیشمار لوگ اسے آشکارا اور دلائل و براہین سے ثابت اور اجاگر کر چکے ہیں۔

رب کریم سے دعا ہے کہ وہ عربوں کو سمجھ عطا کرے اور بجائے آپس میں الجھنے کے انہیں اپنے مشترک دشمن کے مقابلہ میں متحد ہونے اور اس پر غلبہ پانے کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین۔

ترجمان الحدیث نے اپنی عمر کا ایک سال پورا کر لیا ہے اور یہ شمارہ اس جلد کا

© rasailojaraid.com